بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ پیپر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۵ ہجرت ۱۳۵۴ ہش ۵ مئی ۱۹۷۵ء | نمبر ۹۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبتک انسان باریک اور مخفی بدیوں کو نہ چھوڑے اس کا کامل طور پر تزکیۂ نفس نہیں ہو سکتا

اِن بدیوں میں عوام ہی نہیں بلکہ وہ بھی مبتلا ہو سکتے ہیں جو خواص سمجھے جاتے ہیں

"انسان موٹی موٹی بدیوں کو تو آسانی کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے لیکن بعض بدیاں ایسی باریک اور مخفی ہوتی ہیں کہ اوّل تو انسان مشکل سے انہیں معلوم کرتا ہے اور پھر ان کا چھوڑنا اس کے لئے اور بھی مشکل ہوتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ محرقہ بھی گو سخت تپ ہے مگر اس کا علاج کھلا کھلا ہو سکتا ہے لیکن تپ دق جو اندر ہی اندر کھا رہا ہے اس کا علاج بہت ہی مشکل ہے۔ اسی طرح پر یہ باریک اور مخفی بدیاں ہوتی ہیں جو انسان کو فضائل کے حاصل کرنے سے روکتی ہیں۔ یہ اخلاقی بدیاں ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض، کینہ، حسد، ریاء اور تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔۔۔۔ اگر خدا تعالیٰ نے دولت دی ہے یا علم دیا ہے یا کوئی خاندانی وجاہت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے اپنے دوسرے بھائی کو جس کو یہ باتیں نہیں ملیں حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کی عیب چینی کے لئے حریص ہو جاتا ہے۔۔۔ اِن بدیوں میں عوام ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگ جو متعارف اور موٹی موٹی بدیاں نہیں کرتے اور خواص سمجھے جاتے ہیں وہ بھی اکثر ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک ہی بات ہے۔ جب تک اِن بدیوں سے نجات حاصل نہ کرے تزکیہ نفس کامل طور پر نہیں ہوتا اور انسان ان کمالات اور انعامات کا وارث نہیں بنتا جو تزکیہ نفس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۲۷۳، ۲۷۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کمزوری ابھی کافی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل شفا دے اور حضور کی عمر میں خاص برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۵ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ:۔ طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ نواب محمد احمد خان صاحب بدستور علیل ہیں۔ کراچی سے اطلاع آئی ہے کہ مرزا شمیم احمد صاحب کا ڈاکٹروں نے معائنہ کیا ہے اور احتیاطیں رکھنے کی ہدایت کی ہے البتہ چلنے پھرنے میں دو چار قدم کا اضافہ کرنے کو کہا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا، محترم نواب محمد احمد خان صاحب اور مکرم مرزا شمیم احمد صاحب کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کے والد محترم چوہدری برکت علی صاحب چک ۵۶۵ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور بندش پیشاب کے عارضہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے انکی شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(حفیظ احمد شاہد مربی سلسلہ۔ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)

خادم مسجد کے طور پر دو کارکنان کی ضرورت

مسجد اقصیٰ ربوہ میں بطور خادم مسجد خدمت بجا لانے کے لئے مستعد مخلص اور صحتمند دو کارکنان کی ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست اپنے امیر یا صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ ۱۰ مئی ۱۹۷۵ء تک درخواستیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوا دیں اور ۱۱/۵/۷۵ بروز اتوار صبح دس بجے دفتر اصلاح و ارشاد میں انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔ آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

---

۹ مئی ۱۹۷۵ء بروز جمعہ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کھلا رہیگا

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۹ ہجرت (مئی) بروز جمعہ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک اور پھر جمعہ کے بعد ایک گھنٹے تک انشاء اللہ باقاعدہ کھلا رہے گا۔ یہ سہولت اس لئے ہے کہ احباب اپنے لازمی چندہ جات مالی سال کے اختتام سے قبل جمع کرا سکیں۔ قبل ازیں جماعتوں کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ مالی سال مورخہ ۱۰ مئی کو ختم ہو رہا ہے اور اس سے قبل تمام لازمی چندہ جات کی ادائیگی ضروری ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ؍ ہجرت ۱۳۵۴ ہش
۵ ؍ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوف اور حزن سے نجات کی قرآنی ضمانت

اللہ تعالیٰ نے اُس کے ماموروں پر ایمان لانے اور ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالانے والوں کو ایک عظیم الشان بشارت سے نوازا ہے اور وہ یہ ہے کہ انہیں نہ تو کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ کوئی غم پہنچے گا۔ یہ بشارت اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بار بار دی ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۳۶)

ترجمہ:- اے آدم کے بیٹو! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول بناکر بھیجے جائیں اس طرح کہ وہ تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر سناتے ہوں تو جو لوگ (ایمان لانے کے بعد) تقوای اختیار کریں اور اصلاح کریں ان کو (آئندہ کے لئے کسی قسم کا) خوف نہ ہوگا اور نہ وہ (ماضی کی کسی بات پر) غمگین ہوں گے۔

اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ماموروں کو بھیجنے کا بڑا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ ایمان لانے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والوں کو بشارتیں دیں اور کفر کی راہ اختیار کرنے اور بد اعمالیوں سے باز نہ آنے والوں کو ڈرائیں سو جو لوگ ان پر ایمان لاکر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں انہیں سب سے بڑی بشارت یہ عطاء کی جاتی ہے کہ خوف اور حزن اُن کے قریب نہ آسکیں گے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۴۹)

ترجمہ:- اور ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں۔ پھر جو لوگ ایمان لے آئیں اور اصلاح کریں تو انہیں نہ کسی قسم کا (آئندہ کے لئے) خوف ہوگا اور نہ وہ (گزشتہ کوتاہیوں پر) غمگین ہوں گے۔

ماموریِن الٰہی پر ایمان لانے اور تقوای اختیار کرنے کے نتیجہ میں خوف اور حزن سے نجات کی ضمانت فی الحقیقت بہت بڑی ضمانت ہے کیونکہ خوف اور حزن ہی تو وہ ایسی چیزیں ہیں جن سے اس دنیا میں انسان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے اور وہ جیتے جی عذاب کی سی کیفیت میں مبتلا ہونے کے باعث یوں محسوس کرتا ہے کہ وہ دوزخ میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ جنہیں خوف اور حزن سے نجات کی ضمانت مل جائے ان کے خوش نصیب ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ لیکن اس ضمانت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسے مومنوں کو سرے سے ایسے حالات اور واقعات ہی پیش نہیں آتے جو بالعموم انسانوں کو خوف اور حزن میں مبتلا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ ایسے حالات اور واقعات انہیں بھی پیش آتے ہیں بلکہ دوسروں کی نسبت انہیں ان سے کچھ زیادہ ہی دوچار ہونا پڑتا ہے بایں ہمہ عام لوگوں کے برخلاف ایسے حالات و واقعات پیش آنے پر انہیں نہ تو کسی قسم کا خوف لاحق ہوتا ہے اور نہ وہ کسی قسم کا غم ہی محسوس کرتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ انہیں کسی قسم کا خوف یا غم لاحق نہیں ہوتا بلکہ وہ خوش ہوتے ہیں اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے کہ اُن کے خدا نے اُس کی راہ میں دُکھ اُٹھانے کے لئے انہیں منتخب کیا ہے۔ وہ اسے اپنے برحق ہونے کی دلیل یقین کرتے ہیں اور اسے بلندئ درجات کا یقینی وسیلہ جانتے ہیں اس لئے کہ ؎

یہ رُتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا ٭ ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

یہ تو وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ اللہ تعالیٰ کے ماموروں پر ایمان لانے کے نتیجہ میں انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اس سُنّت سے اُن سے بڑھ کر اور کوئی آگاہ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کسی قدر بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں وغیرہ کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزماتا ہے اور پھر ان مصائب اور تکالیف کو صبر کے ساتھ ہنسی خوشی برداشت کرنے کے نتیجہ میں انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے۔ اسی لئے جب اللہ تعالیٰ کی اس سُنّت کے تحت اُن پر مشکلات و مصائب کے دَور آتے ہیں تو وہ کسی قسم کے خوف یا حزن میں مبتلا ہونے کی بجائے خوش ہوتے اور مُسکراہٹوں کے ساتھ ان کا استقبال کرتے ہیں۔ وہ اُس وقت بھی دم نقد بہشت میں ہوتے ہیں۔ اُس وقت اُن کے وجود کا ذرّہ ذرّہ زبانِ حال سے کہہ رہا ہوتا ہے کہ ؎

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو ٭ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

وہ یہ سب سختیاں اور مصیبتیں ہنسی خوشی اس لئے جھیلتے اور انہیں صبر سے برداشت کرنے میں اِس لئے خوشی محسوس کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مامور من اللہ پر ایمان لاکر جس خدائے واحد و یگانہ کا دامن انہوں نے پکڑا ہے وہ قادر و توانا خدا ہے۔ اسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں، وہ جب چاہے گا اُنگلی کے ایک اشارہ سے حالات کو بدل کر رکھ دے گا اور اپنی قدرت کا ایسا چمکتا ہوا نشان ظاہر کرے گا جو اَوروں کے لئے ہدایت کا اور جو پہلے سے ہدایت پر ہیں ان کے لئے ازدیادِ ایمان و ایقان کا موجب ہوگا۔ اپنے اِس ایمان و ایقان کی بدولت وہ ظاہری دُکھ اور مصیبت کے وقت میں بھی ایک رُوحانی مسرّت محسوس کر رہے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کی تائید و نصرت کے عنقریب ظاہر ہونے والے نشانوں کو تصوّر میں لا لاکر فرطِ مسرّت سے جھوم رہے ہوتے ہیں۔

ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات دلانے والی صبر و رضاء کی یہ کیفیت حقیقی مومنوں کے ساتھ خاص ہوتی ہے۔ غیر مومن اس سے یکسر محروم و بے نصیب ہوتے ہیں۔ وہ اُس وقت تک ہی مگن رہتے ہیں جب تک ہر طرح سے آرام میں ہوتے ہیں۔ جونہی کوئی مشکل یا مصیبت پیش آتی ہے تو ایک بے قراری انہیں لاحق ہو جاتی ہے اور ہموم و غموم انہیں آ گھیرتے ہیں۔ صبر و رضاء اور سکینتِ اطمینان کی یہ کیفیت مابہ الامتیاز کا درجہ رکھتی ہے اور یہ پیدا ہوتی ہے حقیقی ایمان باللہ کے نتیجہ میں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مومن اور غیر مومن میں اِس مابہ الامتیاز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”قادر خدا کو مان کر مومن کبھی غمگین نہیں ہوتا۔ وہ (یعنی خدا تعالیٰ) جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اسی میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ مومن اور غیر مومن میں ایمان ہی کا تو فرق ہے۔ دہریہ مزاج اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی زندگی اُسی وقت تک عمدہ اور بے خوف و خطر ہوتی ہے جب تک اُس پر مصائب اور مشکلات کا حملہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب خفیف سی مشکلات بھی ظاہر ہوتی ہیں تو ان کی عقل مار دیتی ہیں اور وہ ان کی برداشت نہیں کر سکتا۔ اُس کی امید اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہی نہیں اور اسباب اُسے مایوس کر دیتے ہیں۔ ..... برخلاف اس کے مومن قوی دل ہوتا ہے اِس لئے کہ اُس کا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اُس پر اگر مصائب آئیں تو وہ اُس کو پست ہمّت نہیں بناتے بلکہ وہ مصائب میں اَور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے، اُس کا ایمان پہلے سے اَور زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اور سچ پُوچھو تو ایمان کا مزہ اور لذت انہی دِنوں میں آتی ہے۔ اور ایمان انہی ایّام کے لئے ہوتا ہے“۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۳، ۱۴۴)

الغرض قرآن مجید میں مومنوں کو خوف اور حزن سے نجات کی حتمی اور یقینی ضمانت دی گئی ہے۔ اِس ضمانت کی اِنقلاب انگیز تاثیر کے طور پر وہ رضاء بالقضاء کے رفیع الشان مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور اُس کے دین کی راہ میں جو تکالیف انہیں پیش آتی ہیں اُن پر وہ کبھی اور کسی حال میں بھی غمگین نہیں ہوتے۔ وہ ان تکالیف میں بھی ایک خاص لذّت محسوس کرتے ہیں جو اُن کے لئے جنّت سے کم نہیں ہوتی کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کا قادر و توانا خدا ان تکالیف کو دُور کرکے اُنہیں ابدی جنتوں اور دائمی خوشیوں اور خوشحالیوں کا وارث بنائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت الٰہی اور اس کے ذرائع

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کائنات کی کوئی شے بے کار، بے سود یا بے مقصد نہیں۔ تخلیق کائنات کا بھی ایک عظیم مقصد ہے اور وہ مقصد خالق کائنات کی محبت، اس کی رضا اور قرب کا حصول ہے خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت الٰہی قرار دیا ہے اور مقام عبودیت ہی دراصل محبت الٰہی کا پہلا اور آخری زینہ ہے عبادت سے ہی محبت الٰہی کا آغاز ہوتا ہے اور مقام عبودیت کے کمال اور انتہا پر انسان خدا تعالیٰ کا غلام بن جاتا ہے اس کا جینا اور مرنا خدا کے لئے ہو جاتا ہے اور وہ یہ پیارا نعرہ بلند کرنے کے قابل ہوتا ہے کہ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

(انعام ۱۶۳)

اور درحقیقت یہی مذہب کی غرض ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے جس کی اتباع کرنے والے آج بھی وصال الٰہی کے شیریں جام پیتے ہیں جب کہ دوسرے مذاہب اس بادہ سے فراموش ہیں۔

اسلام نے محبت الٰہی کے جو ذرائع بیان کئے ہیں ظاہر ہے کہ یہ مختصر مضمون ان تمام ذرائع کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ تاہم ان بنیادی اور اہم ذرائع کو اس مضمون میں بیان کرنے کی سعی کی ہے جو محبت الٰہی کے حصول کے لئے اسلام نے بیان کئے ہیں کہتے ہیں کہ "محبت اکثر کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے" اور یہ بھی درست ہے کہ محبوب کو محبت کرنے پر مجبور بھی نہیں کیا جا سکتا اسلئے خدا کا فضل سب ذرائع سے بڑھ کر ہے جسے چاہے اپنی محبت عطا کرے تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ

"لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی" (نجم ۴۰)

گویا انسان کی کوشش و محنت کا بھی ضرور اس میں دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود مخلوق کو محبت اور قرب الٰہی کی راہیں اور ذرائع اختیار کرنے اور کوشش کرنے کی تحریک یوں فرماتا ہے

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاہِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ"

(مائدہ ۳۶)

یعنی اے مومنو! خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اسکے قرب پانے کی راہیں اور ذرائع تلاش کرو۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ حیلے کرنے والے کو پسند کرتا ہے جب انسان تمام حیلوں کو بجا لاتا ہے تو کوئی نہ کوئی نشانہ ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸۹)

اب تفصیل ان ذرائع کا ذکر کیا جاتا ہے

خدا تعالیٰ کی شناخت
اس پر ایمان اور اعمال صالحہ

محبت کا مرحلہ تعارف اور پہچان کے بعد آتا ہے۔ جب انسان کسی وجود سے متعارف ہوتا ہے تو اس کے حسن وجمال، خوبیوں اور صفات پر اطلاع پاتا ہے اس کے احسان، رحم وفضل، شفقت اور رحمت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کے لئے بھی پہلے اس کے حسن و احسان پر اطلاع پانا ضروری ہے جس سے بے اختیار محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے وجود پر کامل ایمان اور یقین بھی محبت الٰہی پیدا کرتا ہے۔ اسی لئے کامل ایمان والوں کو خدا تعالیٰ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا ہے

"وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ" (توبہ)

کہ مومنوں کو کامل ایمان کے بدلہ میں رضائے الٰہی حاصل ہوگی۔

حضرت مسیح موعودؑ تاثیرات ایمان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایمان پر فیوض الٰہی کا دروازہ کھلتا ہے اور دنیا و آخرت میں سعادتیں حاصل ہوتی ہیں جب کوئی نیک بندہ ایمان پر محکم قدم مارتا ہے۔۔۔۔ تو خدا تعالیٰ خود اس کا متوجہ ہو کر اور آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر درجہ ایمان سے درجہ عین الیقین تک اسے پہنچا دیتا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۶ حاشیہ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲)

ایمان کے درخت کو سینچنے کے لئے اعمال صالحہ کے پانی کی ضرورت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان اور اعمال صالحہ کو لازم و ملزوم رکھا ہے۔ گویا اعمال صالحہ ایمان باللہ کا عملی زندگی میں مظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ کو قرب الٰہی کا وسیلہ قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

"مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا" (کہف)

یعنی جو شخص خدا تعالیٰ کی ملاقات کی امید رکھتا ہے تو اسے اسکے حصول کے لئے اعمال صالحہ بجا لانے چاہئیں۔

۲۔ عبادت و ریاضت

دنیا میں کوئی چیز بغیر محنت و مشقت کے حاصل نہیں ہوتی۔ اسی طرح قرب الٰہی بھی بغیر محنت کے حاصل نہیں ہو سکتا اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"یٰۤاَیُّہَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ" (انشقاق)

یعنی اے انسان! تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے اور پھر اس سے ملنے والا ہے۔ اسی طرح

"وَالَّذِیْنَ جَاہَدُوْا فِیْنَا لَنَہْدِیَنَّہُمْ سُبُلَنَا" (العنکبوت ۷۰)

کہہ کر محبت الٰہی کے لئے مجاہدہ کو ضروری قرار دیا۔ مجاہدہ سے مراد نفس کو بدیوں سے روکتے ہوئے شیطان کا مقابلہ کرنا اور اسے محنت اور مشقت پر لگانا ہے صوفیاء نے نفس کو مارنے کے لئے چلہ کشی، فاقے اور مشقت وغیرہ برداشت کرنے کے لئے مجاہدہ پر بہت زور دیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔۔ وَالَّذِیْنَ جَاہَدُوْا فِیْنَا" میں شامل ہو جاؤ۔۔۔۔ دینی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جملہ طریق خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۸)

اسلامی عبادات بھی مجاہدہ ہی کا ایک حصہ ہے عبادت کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلق پیدا ہو۔ نماز، روزہ اور نوافل اس کی شاندار مثالیں ہیں۔ نماز برائیوں سے روکتی ہے۔ اعلیٰ روحانی ترقیات سے نوازتی اور محبت الٰہی پیدا کرتی ہے۔ نماز کے ذریعہ انسان مادی دنیا سے اٹھ کر عالم روحانیت میں پرواز کرنے لگ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے ہمارا تجربہ ہے کہ خدا کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)
بحوالہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۹۸۹

نیز فرمایا:۔

"میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۰)

ایسے ہی روزہ بہترین مجاہدہ ہے صوفیاء نے اس پر بھی بہت زور دیا ہے روزہ نفس کشی اللہ تعالیٰ کا فضل اور محبت جذب کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ روزہ کا فائدہ یہ بیان فرمایا ہے

"لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ"

(البقرہ)

یعنی انسان روزہ کے ذریعے جسمانی و روحانی

بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ
تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتا اور مقرب الٰہی
بن جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ
روزہ کی جزا اور ثواب خود خدا تعالیٰ کی ذات
ہے گویا روزہ کے نتیجہ میں بندہ اور خدا کا
وصال ہوتا ہے۔ اسی طرح حدیث شریف
میں ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے
نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور
خوشگوار ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں
ہیں۔ ایک خوشی اسے اس وقت حاصل ہوتی
ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری
اس وقت جب روزہ کی وجہ سے اُسے
خدا تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔ گویا
روزہ رضائے الٰہی اور لقائے باری کا موجب
ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ
(یعنی رمضان ناقل) تنویر قلب
کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت
سے اس میں مکاشفات ہوتے
ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی
ہے اور روزہ تجلی قلب کرتا
ہے۔۔۔ تجلی قلب سے
مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ
اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے"
(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

نوافل بھی قرب الٰہی کا وسیلہ ہیں
ان میں اول نمبر پر تہجد ہے۔ جس کے بارہ
میں "فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ" کا
ارشاد ہے۔ بخاری کی حدیث ہے۔

"مَا زَالَ يَتَقَرَّبُ الْعَبْدُ
بِالنَّوَافِلِ"

یعنی نوافل کے ذریعہ بندہ
اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے
حضرت مسیح موعودؑ اس حدیث کی شرح
میں فرماتے ہیں:

"بخاری میں ہے کہ نوافل کے
ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ
سے تعلق پیدا کرتا ہے۔۔۔
جب انسان نوافل میں ترقی
کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں
جس سے وہ دیکھتا ہے اور
اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس
سے وہ بولتا ہے"
(ملفوظات ہشتم صفحہ ۱۴۷)

عبادت کے ایک معنے تذلل کے ہیں
تذلل جب خدا کے سامنے ہو تو عبادت،
بندوں کے سامنے ہو تو تواضع و انکسار
کے معنے دیتا ہے۔ اپنی ذات میں یہ بھی
قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ حدیث شریف
میں ہے کہ جب انسان تواضع اختیار کرتا
ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا
اور ساتویں آسمان پر اسے اپنے قرب
میں جگہ دیتا ہے۔ قرب الٰہی کا دروازہ
ایسا ہے کہ متکبر انسان اس میں داخل نہیں
ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"مومن کی یہ شرط ہے کہ اس
میں تکبر نہ ہو۔ بلکہ انکسار
عاجزی، فروتنی اس میں
پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ
کے ماموروں کا خاصہ ہوتا
ہے۔ ان میں حد درجہ کی فروتنی
اور انکسار ہوتا ہے"
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۱)

۳۔ اطاعت و فرمانبرداری

محبوب کی ہر بات ماننے میں فخر
محسوس کیا جاتا ہے اور نہ صرف اس کی بلکہ
اس کے تعلق میں اس کے علاوہ کئی لوگوں
کی اطاعت کا جوا اٹھایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ
کی محبت حاصل کرنے کے لئے بھی اس
کی اطاعت، اس کے رسول محمد صلے اللہ
علیہ وسلم اور اس کی کتاب قرآن کریم کی
اطاعت ضروری ہے

"اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ"

کہہ کر بار بار خدا اور اس کے رسول کی
اطاعت کا حکم قرآن کریم میں دیا گیا ہے
ایسے ہی "صِبْغَةَ اللّٰهِ" کہہ کر اللہ تعالیٰ
کی صفات میں رنگین ہونے اور اس کے
کامل مظہر بننے کا اشارہ ہے پس قرب الٰہی
حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی کامل
اطاعت اور اس کے رنگ میں رنگین ہو کر
اس سے مشارکت پیدا کرنا ضروری
ہے۔ جس کے بعد انسان ایک حسین ترین
وجود بن جاتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ
نے فرمایا:

"غرض صبغۃ اللہ میں
اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر
بننے اور اس کے رنگ میں رنگین
ہونے کی نصیحت کی گئی ہے جو
انسانی پیدائش کا حقیقی
مقصد ہے۔ اور جس پر بنی
نوع انسان کی نجات اور
اللہ تعالیٰ کا قرب منحصر ہے"
(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ جزدوم صفحہ ۲۱۹)

خدا تعالیٰ کے بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اتباع محبت الٰہی کی شرط
ہے فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ۳۲)

کہ اے محبت الٰہی حاصل کرنے کے خواہشمندو!
میری (محمد رسول اللہ کی) اتباع کرو۔
اللہ تعالیٰ خود بخود تم سے محبت کرنے
لگ جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا نمونہ و اسوہ زندگی کے ہر شعبہ میں
ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ حضرت
مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"جب تک انسان کامل متبع
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ
سے فیوض و برکات نہیں
پا سکتا اور معرفت اور بصیرت
جو اس کی گناہ آلود زندگی
اور نفسانی جذبات کی آگ کو
ٹھنڈا کر دے عطا نہیں ہوتی"
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۹۷)

نیز فرمایا:

"محبت کا تقاضا تو یہ ہے
کہ محبوب کے فعل کے ساتھ
خاص مناسبت ہو۔۔۔
آپ کی اتباع میں ایسا گم ہو کہ
اپنے جذبات نفس کو تھام
لے اور یہ سوچ لے کہ میں کسی
کی امت ہوں"
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۲۵)

قرآن کریم کی کامل اتباع اور پیروی
سے بھی انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل
کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے
ہیں:

"قرآن شریف جو آنحضرت
کے اتباع کا مدار علیہ ہے ایک ایسی
کتاب ہے جس کی متابعت سے
اسی جہان میں آثار نجات کے ظاہر
ہو جاتے ہیں کیونکہ وہی کتاب ہے
جو دونوں طریق ظاہری اور باطنی
کے ذریعہ سے نفوس ناقصہ کو
بمرتبہ تکمیل پہنچاتی ہے۔۔۔۔
باطنی طریق سے اس طور پر کہ اس
کی کامل متابعت دل کو ایسا صاف
کر دیتی ہے کہ انسان اندرونی آلودگیوں
سے بالکل پاک ہو کر حضرت اعلیٰ
سے اتصال پکڑ لیتا ہے اور انوار
قبولیت اس پر وارد ہونا شروع
ہو جاتے ہیں۔ اور عنایات الٰہیہ اس
قدر اس پر احاطہ کر لیتی ہیں کہ جب
وہ مشکلات کے وقت دعا کرتا ہے
تو کمال رحمت اور عطوفت سے
خداوند کریم اس کا جواب دیتا ہے
اور بسا اوقات ایسا اتفاق ہوتا
ہے کہ اگر وہ ہزار مرتبہ ہی اپنی مشکلات
اور مہمات کے وقت میں سوال کرے
تو ہزار ہا مرتبہ ہی اپنے مولیٰ کریم کی طرف
سے نہایت فصیح اور لذیذ اور متبرک
کلام میں محبت آمیز جواب پاتا ہے
اور الہام الٰہی اس پر برستا ہے۔
اور وہ اپنے دل میں محبت الٰہیہ کو
ایسا بھرا ہوا پاتا ہے جیسے ایک نہایت
صاف شیشہ ایک لطیف عطر سے بھرا
ہوتا ہے اور انس اور شوق کی ایک
ایسی پاک لذت اس کو عطا کی
جاتی ہے کہ جو اس کے سخت سخت
نفسانی زنجیروں کو توڑ کر اور اس
دخانستان سے باہر نکال کر محبوب حقیقی
کی ٹھنڈی اور دلآرام ہوا سے
اُس کو ہر دم اور ہر لحظہ تازہ زندگی
بخشتی رہتی ہے۔ پس وہ اپنی ذات
سے پہلے ہی اُن عنایات الٰہیہ کو بچشم
خود دیکھ لیتا ہے۔ جن کے دیکھنے کے
لئے دوسرے لوگ بعد مرنے کے امیدیں
باندھتے ہیں اور یہ سب نعمتیں کسی
راہبانہ محنت اور ریاضت پر
موقوف نہیں بلکہ صرف قرآن شریف
کی اتباع سے دی جاتی ہیں"
(براہین احمدیہ صفحہ ۲۹۹، ۳۰۰
حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲)

(باقی)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ
كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى
السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ

(ق - ۳۸)

ترجمہ- اس (قرآن) میں ہر شخص کے لئے
جس کا سوچنے والا دل موجود ہے
یا جو سننے کے لئے کان دھرتا ہے اور
غور بھی کرتا ہے نصیحت ہے۔

تمام اراکین انصار اللہ سے گذارش
ہے کہ وہ خود بھی غور و فکر سے با ترجمہ
قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں اور اپنے
اہل و عیال کو بھی اس کا پابند کریں۔
تفسیر صغیر بہترین تحفہ ہے جو آپ اپنے
بچوں کو دے سکتے ہیں ہر بچے کو یہ تحفہ پیش
کریں اور ان کے لئے خیر کی دعا کریں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ رنومبر ۱۹۷۴ء تا ۱۵ رفروری ۱۹۷۵ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان اوکاڑہ	-/۲۰
کیپٹن ظفر علی صاحب "	-/۳۰
" محمود احمد صاحب "	-/۳۰
فاروق احمد صاحب "	-/۲۰
شیخ مشتاق احمد صاحب "	-/۱۰
ڈاکٹر محمد اقبال صاحب "	-/۱۵
شیخ بشیر احمد صاحب "	-/۵۰
شیخ نور احمد صاحب "	-/۱۰
طفیل بیگم صاحبہ بپی ضلع پشاور	-/۳۵
جمیلہ آرا حق صاحبہ پشاور یونیورسٹی	-/۲۰
احباب جماعت احمدیہ جہلم	-/۵۰
امۃ الباسط صاحبہ جھنگ صدر	-/۲۵
چوہدری محمد ابراہیم صاحب "	-/۱۰
سلامت بی بی صاحبہ "	-/۱۰
سید عبد الحی صاحب "	-/۶۰
چوہدری محمد شفیع صاحب "	-/۲۸
ایم مسعود احمد صاحب "	-/۱۰
احباب جماعت احمدیہ "	-/۴۹
رانا نجم الدین صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر	-/۱۰
نصرت احمد صاحب ناصر "	-/۱۰
شیخ محمد منیر احمد صاحب راولپنڈی	-/۲۰
میاں محمد عالم صاحب "	-/۱۰
ملک محمد سعید صاحب "	-/۱۰
مسز اصغر محمود صاحبہ "	-/۲۰
پیر منظور احمد صاحب "	-/۳۰
چوہدری رحمت علی صاحب "	-/۵۰
قریشی محمد عظیم صاحب "	-/۷۵
سعیدہ اصغر صاحبہ "	-/۱۰
منیر الحق صاحب شاہد "	-/۱۰
مسز ضیاء اظہار صاحبہ آف سرگودھا "	-/۵۰
چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی	-/۲۵
جمیل احمد صاحب "	-/۵۰
نصرت آرا صاحبہ اہلیہ ملک محمد شریف صاحب "	-/۵۰
احباب جماعت "	-/۴۷
صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	-/۲۵۶
مولوی محمد اسماعیل صاحب دار النصر ربوہ	-/۱۰
ڈاکٹر عبد الغنی صاحب رسول نگر ضلع گوجرانوالہ	-/۲۰
عبد الباری صاحب رحیم یار خان	-/۱۰
ناصر جیولرز ساہیوال	-/۱۵
سیکرٹری صاحب مال "	-/۱۳۰
احباب جماعت سیالکوٹ چھاؤنی	-/۱۱۶
" " شہر	-/۲۱۸
لجنہ اماء اللہ کراچی	۶۱/۲۵
احباب جماعت کوئٹہ	-/۶۲
" کھاریاں	-/۱۱۱
" گوجرانوالہ	-/۱۰
عبد الغنی صاحب دمشق "	-/۱۰
ناصرہ بیگم صاحبہ گھٹیر ضلع گجرات	-/۱۰
محمد صادق علی صاحب معراجکے ضلع سیالکوٹ	-/۱۲
نذیر احمد صاحب معراجکے "	-/۵۰
صوفی عبد الحمید صاحب کھاد فیکٹری ملتان	-/۲۰
نسیم صاحبہ ملتان	-/۲۰
رانا عبد الخالق صاحب نوکوٹ (سندھ)	-/۱۰
سید سعید احمد صاحب واربرٹن ضلع شیخوپورہ	-/۴۳
میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد	-/۱۲۵

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "برکات الدعا" مقرر کی گئی ہے قائدین کرام اس کا مطالعہ خدام سے کروائیں اور ماہ کے آخر میں امتحان لے کر مرکز کو مطلع کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تاجروں کے لئے نیک نمونہ

ربوہ کے دوکانداران اڈہ لاریاں تا مسجد اقصیٰ روڈ جن میں اکثر بہت ہی معمولی کاروبار کرنے والے ہیں اپنی آمدنی میں سے ہفتہ وار چندہ تعمیر مساجد بفضل خدا بڑے ذوق وشوق سے ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال ان کی طرف سے دو دو چار چار آنہ کی وصولی کے نتیجہ میں بفضل خدا ۲۳۸۴ روپے تحریک جدید کو موصول ہوئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بشارت کے مطابق تعمیر مسجد میں حصہ لینا جنت کا مستحق بنا دیتا ہے۔ سو دیگر تاجر حضرات بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر جنتی نعماء کے وارث بننے کی سعی فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر ظفر علی صاحب ۲۱ راپریل کو گمبٹ (سندھ) میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

گمبٹ کی جماعت بہت چھوٹی ہے اسلئے جنازہ میں بہت تھوڑے دوست شامل ہوئے لہذا جماعت ہائے احمدیہ سے ان کی نماز جنازہ غائب ادا کرنیکی درخواست ہے۔ (شیخ محمد یوسف۔ گول منشی محلہ۔ لائلپور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے سب سے چھوٹے بیٹے مجری احمد نے جامعہ احمدیہ ربوہ کی حافظ کلاس میں داخلہ لیا ہے۔ دوسرا بچہ ایاز احمد بھی جامعہ کے دوسرے سال میں ہے۔ سب احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ان ہر دو بچوں کو خادم دین بنا دے آمین۔ (چوہدری مقصود احمد۔ قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ میری والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ کا لاہور میں آنکھ کے موتیا کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بعد میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل و عاجل شفا بخشے۔ آمین

(قیصر شمیم۔ عزیز آباد۔ کراچی)

۳۔ میرے تایا ابا شیخ فضل حسین صاحب کو بہت عرصہ سے شوگر، جوڑوں کے درد اور گردے کے امراض لاحق ہیں۔ آج تین روز سے امراض کا زور اور بے چینی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عزیز احمد آر سیکو ٹریڈرز۔ صابن بازار۔ لائلپور)

۴۔ خاکسار کی والدہ محترمہ (اہلیہ ملک ممتاز احمد صاحب) بیمار ہیں اور کمزوری بھی کافی ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمود احمد کالونی جوئیاں والا بجلی گھر)

خطرناک چارہ بے خطر ڈالیے

بشرطیکہ آپ کے پاس "اکسیر اپھارہ" کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔

فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر ۳۲ فیصدی کمیشن

مفید لٹریچر مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبرز ۶۰۷/۶۰۶

مینیجر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ (چٹ نمبر) خوشخط لکھئے! (مینیجر الفضل)

مجلس انصار اللہ کا چندہ ہر ماہ دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بائیسویں (۲۲) سالانہ تربیتی کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

”اپنے ربّ کریم سے کبھی بے وفائی نہیں کرنی“ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

محترم مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل نے انعامات تقسیم کئے اور خطاب فرمایا

کلاس میں شامل ہونے والی مجالس اور طلباء کی تعداد میں نمایاں اور خوشکن اضافہ

ربوہ یکم ہجرت۔ آج بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام منعقدہ بائیسویں سالانہ تربیتی کلاس بڑی کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی، الحمد للہ۔

اس دفعہ اس کلاس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ۳۷۶ مجالس خدام الاحمدیہ کے چھ صد خدام شامل ہوئے جبکہ گزشتہ سال ۳۰۶ مجالس کے ۴۶۱ خدام اس میں شریک ہوئے تھے۔ گزشتہ سال جماعتِ احمدیہ جن حالات میں سے گزری ان کے بعد خدام الاحمدیہ کی یہ پہلی تربیتی کلاس تھی۔ اس میں مجالس کی نمائندگی اور طلباء کی تعداد میں یہ نمایاں اور خوشکن اضافہ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے نوجوانوں کے ایمان اور اخلاص میں غیر معمولی ترقی ہو رہی ہے۔

کلاس کی اختتامی تقریب میں مجوزہ پروگرام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس تشریف لا کر طلباء سے خطاب فرمانا تھا لیکن افسوس ہے کہ حضور کی علالتِ طبع کے باعث خدام اپنے آقا کی زیارت سے مشرف ہونے اور حضور کا بصیرت افروز خطاب سننے سے محروم رہے۔ اس محرومی کو کلاس میں شامل ہونے والا ہر طالب علم بشدت محسوس کر رہا تھا مگر اس میں کسی حد تک کمی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مختصر مگر رُوح پرور پیغام سے واقع ہو گئی جو حضور نے باوجود علالتِ طبع کے خاص اس موقع کے لئے ازراہِ شفقت عنایت فرمایا اور جو اس اختتامی تقریب میں مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پڑھ کر سنایا۔

اس تقریب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیرِ ارشاد مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ محترم مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ) مہمانِ خصوصی کے طور پر شامل ہوئے آپ نے صدارت کے فرائض سر انجام دئے، نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور طلباء سے مختصر خطاب فرمایا جو قیمتی نصائح پر مشتمل تھا متعدد بزرگانِ سلسلہ، مبلغینِ اسلام اور احبابِ جماعت نے بھی تشریف لا کر خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

کلاس کے مختصر کوائف

یہ کلاس ۱۸ رشہادت (اپریل) کو شروع ہو کر یکم ہجرت (مئی) تک جاری رہی، اس کے تعلیمی نصاب میں قرآن مجید پہلا پارہ معہ ترجمہ و تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، ردِّ عیسائیت اور قواعد عربی شامل تھے۔ تربیتی پروگرام کے تحت طلبہ دیگر نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی باجماعت ادا کرتے رہے۔ اساتذہ اور علمائے کرام ایک خاص پروگرام کے تحت روزانہ پڑھاتے رہے، تقاریر اور درسوں کا سلسلہ بھی اہتمام سے جاری رہا۔ صحتِ جسمانی کے پروگرام کے تحت فٹ بال، والی بال، بیڈمنٹن، رنگ اور ٹیبل ٹینس کی کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔ طلباء نے سیرت کے ایک مقابلہ میں بھی حصہ لیا اور پھر اپنے تاثرات مضامین کی صورت میں قلمبند کئے۔ اس دفعہ کلاس میں وقارِ عمل کے پروگرام کا بھی اضافہ کیا گیا تھا نیز ایک عملی پروگرام بھی رکھا گیا جس کے تحت پچاس میل کے سائیکل سفر اور پانچ میل کے پیدل سفر کا مقابلہ ہوا۔ طلباء نے وفود کی شکل میں گرد و نواح کے دیہات میں جا کر خدمتِ خلق اور وقارِ عمل کے کام بھی (مثلاً گندم کی کٹائی، مساجد کی صفائی اور راستوں کی درستی) بڑی محنت اور ذوق و شوق کے ساتھ سر انجام دئیے۔ غرض کلاس کے دوران طلباء کی دینی، علمی، ذہنی، جسمانی اور عملی تربیت کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی۔

اختتامی تقریب کی مختصر روداد

اختتامی تقریب یکم ہجرت (مئی) بروز جمعرات بعد نماز عصر سوا پانچ بجے ایوانِ محمود میں شروع ہوئی۔ جونہی مہمانِ خصوصی محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل، خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے کی معیّت میں ہال میں داخل ہوئے جملہ خدام نے بلند آواز سے اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کہہ کر آپ کا خیر مقدم کیا آپ کے کُرسیٔ صدارت پر بیٹھنے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ کلاس کے ایک طالب علم قمر داؤد کھوکھر صاحب ناظم آباد کراچی نے کی۔ کلاس کے ایک اور طالب علم صادق محمد صاحب طاہر خوشاب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظوم کلام کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔

تلاوت اور نظم کے بعد صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے باوجود علالتِ طبع کے ازراہِ شفقت خاص طور پر اس کلاس کے لئے مرحمت فرمایا:۔

”اپنے ربّ کریم سے کبھی
بے وفائی نہیں کرنی غلبۂ اسلام
کے لئے جس جہاد میں ہم مشغول
ہیں جہاد کے اس میدان سے
پیٹھ پھیر کر بھاگ جانے سے
زیادہ لعنت کا کوئی گناہ نہیں“۔

حضور ایدہ اللہ کے اس پیغام کو جملہ خدام نے کامل توجہ، انہماک اور شوق کے ساتھ سنا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے اور اپنے ربّ کریم کے ساتھ کامل وفاداری کے عہد کو مرتے دم تک نبھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

حضور کے اس پیغام کے پڑھے جانے کے بعد تربیتی کلاس کے ناظم اعلیٰ مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز نے اس کلاس کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں آپ نے کلاس کے پروگرام، طلباء کی سرگرمیوں اور اساتذہ کرام و علمائے سلسلہ کی تقاریر، درس و تدریس اور کلاس میں شامل ہونیوالی مجالس اور طلباء کی خوشکن تعداد کا ذکر کیا اور بتایا کہ کلاس کے دوران طلباء کی دینی، علمی، جسمانی ترقی اور تربیتی امور کی نگرانی کے لئے ہر ممکن سعی کی جاتی رہی۔ رپورٹ کے آخر میں آپ نے جملہ طلبہ، علمائے کرام، اساتذہ صاحبان، ناظمین اور دارالضیافت کے جملہ کارکنان کا شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے یہ کلاس کامیاب ہوئی۔

رپورٹ پڑھی جانے کے بعد صدرِ محترم مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل نے مختلف مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنیوالے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور پھر کلاس سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے بتایا کہ عمل کے لئے ہمیشہ پہلے علم کی ضرورت ہوتی ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور اسکے منشاء پر عمل کریں تو اسکے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہم اللہ تعالیٰ کے احکام کا علم حاصل کریں۔

مسلمانوں نے علمِ دین کو سکھانے کے لئے جو مختلف تدابیر اختیار کیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ روزانہ مساجد میں بچوں کو بلا کر انہیں دین کی ابتدائی ضروریات اور احکام سے روشناس کرایا جاتا تھا۔ جماعتِ احمدیہ کے قیام کے بعد بھی یہ سلسلہ کچھ تبدیلی کے ساتھ جاری رہا چنانچہ احمدیہ مساجد میں قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کا انتظام کیا جاتا ہے اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام منعقدہ یہ کلاس بھی انہی کوششوں کی ایک کڑی ہے۔ اس کلاس کی غرض فقط یہی نہیں ہے کہ اس میں شامل ہونیوالے طلباء ایک حد تک دینی علوم سیکھ لیں اور کچھ تربیت حاصل کر لیں بلکہ اصل مدعا اس کلاس کا یہ ہے کہ جو طلباء اس میں شامل ہو کر دینی علوم حاصل کریں وہ کلاس کے اختتام کے بعد اپنے اپنے ہاں واپس جا کر دیگر خدام اور احبابِ جماعت کو بھی یہ علوم سکھائیں اور پڑھائیں اور انہیں بتائیں کہ قرآن کریم کا اور حضرت رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا منشاء ہے اور ان کے احکام پر عمل کرنے کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفائے کرام ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔

محترم ملک صاحب نے فرمایا سو میرے عزیزو! آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ (۱) جو کچھ آپنے یہاں پڑھا اور سیکھا اسے اچھی طرح یاد رکھیں (۲) اپنے اپنے ہاں واپس جا کر دوسروں کو بھی وہ سکھائیں اور کوشش کریں کہ ہر فردِ جماعت ابتدائی دینی مسائل سے آگاہ ہو اور اسے قرآن کریم ناظرہ اور پھر باترجمہ آتا ہو اور صحیح رنگ میں اسکی تربیت ہو۔ یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے آپ سب تکلیف اٹھا کر یہاں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں آپ کو کامیاب اور سرخرو کرے۔

آپ نے فرمایا میری دوسری نصیحت یہ ہے کہ آپ اس امر کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں کہ مومن کی حقیقی زندگی خلافت سے ہی وابستہ ہے مسلمانوں نے جب تک اس نکتہ کو سمجھے رکھا وہ کامیاب رہے اور جب اسے بھلا دیا وہ منتشر اور پراگندہ ہو گئے۔ سو آپ سب کا یہ فرض ہے کہ اس نعمت کی قدر کریں۔ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہیں اسکی دعائیں لینے کی کوشش کریں اگر آپ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کی مدد ہمیشہ آپ کے شاملِ حال رہے گی اور آپ کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

آخر میں مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جملہ خدام سے ان کا عہد دہرایا جس کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah